© rasailojaraid.com

تجارة المخدرات

پوست کی کاشت اورمنشیات کی تجارت کا شرعی جائزہ

دارالافتاء ربانیہ جی۔او۔ار کالونی کوئٹہ

پوست کی کاشت اور تجارت کے بارے میں مختلف ادوار میں یہ مسئلہ علماء کے درمیان جواز اور عدم جواز کے لحاظ سے زیر بحث رہا ہے المباحث الاسلامیۃ نے اھل علم اور قارئین کے معلومات کے اضافے کے لئے اس موضوع پر کئی مقالے شائع کئے ہیں۔ زیر نظر عنوان دراصل کوئٹہ کے دارالافتاء ربانیہ کو ریجنل ڈائریکٹریٹ انٹی نارکوٹکس کوئٹہ کی طرف سے موصولہ اس عنوان سے متعلق استفتاء کے جواب میں ہے جو کہ تحقیق کی اچھی علمی کاوش ہے گزشتہ دنوں رئیس المرکز الاسلامی (مولانا) سید نصیب علی شاہ نے المجلس الفقھی کے اجلاس کے موقع پر رئیس دارالافتاء ربانیہ (مولانا) مفتی محمد روزی خان اور ان کے تلمیذ (مولانا) مفتی حمداللہ جان سے اس موضوع پر ذکر کیا اور ان کی اس تحقیق کو اب المباحث کے ذریعے پیش کرتے ہیں اھل علم کو اس مسئلے پر مزید تحقیق کی دعوت دی جاتی ہے (ادارہ)

☆فتویٰ کے سوالات☆

(۱) کیا نشہ آور اشیاء جن میں ہیروئن، افیون۔ مارفین، چرس اور بھنگ وغیرہ شامل ہیں۔ ازروئے قرآن وحدیث حلال ہیں یا حرام ہیں؟۔(۲) کیا نشہ آور اشیاء جن میں ہیروئن، افیون، مارفین۔ چرس اور بھنگ وغیرہ شامل ہیں کی کسی قسم کی ذخیرہ اندوزی، کاروبار یا ترسیل ازروئے قرآن وحدیث جائز ہے یا، ناجائز ہے؟

(۳) کیا ایسی فصل یا پودے جن میں پوست اور بھنگ سرفہرست ہیں کی کاشت جن سے ہیروئن، افیون، مارفین، چرس وغیرہ کشید کی جاسکے ازروئے قرآن وحدیث جائز ہے یا، ناجائز ہے؟

(۴) کیا پوست اور بھنگ کی غیر قانونی کاشت جن سے ہیروئن، افیون، مارفین، چرس وغیرہ کشید کی جاسکے کو تلف کرنا ازروئے قرآن وحدیث جائز ہے یا، ناجائز ہے؟

(۵) نشہ آور اشیاء جن میں ہیروئن، افیون، مارفین، چرس اور بھنگ وغیرہ شامل ہیں، کا کاروبار، کی ذخیرہ اندوزی اور ترسیل کرنے والے کیخلاف شرعی نقطہ نگاہ سے کیا سزائیں متعین کی جاسکتی ہیں۔

(۶) پوست اور بھنگ کی ناجائز اور غیر قانونی کاشت کرنے والوں کیخلاف شرعی نقطہ نگاہ سے کیا سزائیں متعین کی جاسکتی ہیں۔

ڈپٹی ڈائریکٹر (بشیر عالم گنڈاپور) ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی نارکوٹکس بلوچستان

جواب استفتاء نمبر 554

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الجواب باسم ملھم الصواب

اصل جواب سے پہلے دو تمہیدی باتیں سمجھ لیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ عقل اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ عقل ہی کے ذریعے انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے۔ اور عقل ہی کی بنیاد پر انسان احکام شرعیہ کا مکلف اور پابند ہے۔ چنانچہ پاگل یا مجنون احکام شرعیہ کا مکلف نہیں۔ اسی طرح قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی رو سے یہ بات مسلم ہے۔ کہ شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی وجہ مفسر قرآن حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ، ارشاد باری تعالیٰ "انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس، الاٰية" کے ذیل میں شراب کے مفاسد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ومفاسد الخمر ازالة العقل الذى هو اشرف صفات الانسان"" یعنی شراب کے مفاسد میں سے ایک یہ ہے۔ کہ عقل کو زائل کرتی ہے، جو انسان کی سب سے بہترین صفت ہے۔" آگے لکھتے ہیں۔ "بالجملة لو لم يكن فيها سوىٰ ازالة العقل والخروج عن حد الاستقامة لكفىٰ فانه اذا اختل العقل حصلت الخبائث بأسرها، ولذالك قال ﷺ اجتنبوا الخمر فأنها ام الخبائث" (احكام القرآن للتهانوى ج ۱ ص ۳۹۶) یعنی حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اگر شراب میں اور کوئی برائی اور نقصان نہ ہو لیکن اس کی صرف یہ ایک برائی بھی کافی ہے۔ کہ یہ "انسان" کی عقل کو زائل اور انسان کو حد اعتدال سے نکال دیتی ہے، کیونکہ جب عقل میں خلل اور "فتور" آجاتا ہے۔ تو تمام برائیاں خود بخود آہی جاتی ہیں، اور اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ شراب سے اجتناب کرو، کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔" شراب کے مقابلے میں اگر مذکورہ نشہ آور اشیاء اور ان کے نتائج پر سرسری نظر دہرائی جائے تو موجودہ دور میں سوال میں مذکورہ اشیاء کے نقصانات و برائیاں اگر شراب سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں، خاص کر ان کا یہ نقصان کہ عقل کو زائل کر دیتی ہیں۔ اور جسم انسانی کو ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ بنا کر رکھ دیتی ہیں، اور ان کا عادی شخص نہ صرف معاشرہ کا مبغوض ترین شخص بن جاتا ہے۔ بلکہ دین و دنیا کے کسی کام کا بھی قابل نہیں رہتا، چنانچہ مذکورہ اشیاء کے عادی لوگوں کی حالت زار کسی سے مخفی نہیں اور نہ ہی محتاج بیان ہے۔ کسی کو شک ہو تو ان مقامات اور گھروں کا مشاہدہ کرے جہاں ان نشہ آور اشیاء کے عادی لوگ پڑے ہوئے ہیں۔ نشہ آور اشیاء افیون وغیرہ کے نقصانات کے بارے میں علامہ ابن حجر الہیثمی اپنی کتاب الزواجر میں رقمطراز ہیں۔ قال بعض العلماء: وفى اكلها مائة وعشرون مضرة دينية ودنيوية: منها انها تورث الفكر الرديئة وتجفف الرطوبات الغريزية وتعرض البدن لحدوث الامراض، وتورث النسيان وتصدع الراس وتقطع النسل، وتجفف المنى، وتورث اختلال العقل وفساده، والدق والسل، والاستسقاء، وفساد الفكر وموت الفجأة ونسيان الذكر، وافشاء السر، وانشاء الشر، وذهاب الحياء، وكثرة المراء وعدم المرؤة، ونقض المودة، وكشف العورة، وعدم الغيرة، واتلاف الكيس، ومجالسة الابليس وترك الصلوات، والوقوع فى المحرمات، والبرص، والجذام، وتوالى الاسقام، ورعشته على الدوام، وثقب الكبد، واحتراق الدم والبخر ونتن الفم، وفساد الأسنان، وسقوط شعر الأجفان، وصفرة الاسنان، وغشاء العين والفشل، وكثرة النوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والکسل ،وتجعل الاسد کالعجل ،وتعید العزیز ذلیلا ،والصحیح علیلا والشجاع جبانا والکریم مهانا ان اکل لایشبع وان اعطی لا یقنع ،ان کلم لا یسمع ،تجعل الفصیح ابکم ،والذکی ابلم ،وتذهب الفطنة،وتحدث البطنة،وتورث العنةوالبعد عن الجنة،ومن قبائحها انها تنسی الشهادتین عند الموت ،بل قیل ان هذا ادنیٰ قبائحها ۔(ترجمہ): بعض علماء کے کہنے کے مطابق بھنگ وحشیش کھانے میں ایک سوبیس دینی اور دنیوی نقصانات ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ یہ گھٹیا سوچ پیدا کرتا ہے،فطری رطوبت کوخشک کرتا ہے۔جسم کومختلف بیماریوں کے لئے پیش کرتا ہے،بھول اور دردسر پیدا کرتا ہے۔نسل کومنقطع اورمنی کوخشک کردیتا ہے،ناگہانی موت کا سبب بنتا ہے،عقل میں خلل وبگاڑ پیدا کرتا ہے،تپ دق،سل اوا ستقاء (پیٹ کی بیماری) کی بیماری پیدا کرتا ہے،فکری بگاڑ اورنسیان ذکر پیدا کرتا ہے،اسی طرح راز کھولنا،شر پیدا کرنا حیاء کا جاتے رہنا زیادہ بولنا،مروت ختم کرنا،محبت کوختم کرنا،سترکھولنا،اور بے غیرتی جیسی برائیاں جنم دیتا ہے(ان کے علاوہ) برص،جذام اور پے درپے دوسری بیماریاں پیدا کرتا ہے۔عقل ودانش کوتلف کردیتا ہے۔شیطان کی ہم نشینی ،ترک نماز اور حرام کاریوں میں واقع ہونے کا سبب بنتا ہے۔بدن میں کپکپی،جگر میں سوراخ اورخون کے جلنے کا سبب بنتا ہے۔منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔دانت خراب ہوجاتے ہیں پلکوں کے بال گرنے لگتے ہیں،دانت پیلے پڑجاتے ہیں،آنکھوں پر پردہ پیدا کرتا ہے۔(یعنی بینائی ختم ہوجاتی ہے)،نامردی،کثرت نیند،اور کاہلی پیدا کرتا ہے۔شیر جیسے بہادر کوبچھڑا بنادیتا ہے۔معزز آدمی کوذلیل کردیتا ہے،فصیح کوگونگا اورذہین کوبے وقوف بناتا ہے۔زیرکی ختم کرتا ہے،زیادہ کھانے کی عادت ڈالتا ہے،زنا اورلعن طعن کا باعث بنتا ہے،جنت سے دوری کا سبب بنتا ہے،موت کے وقت کلمہ شہادت بھلوادیتا ہے،بلکہ کہا گیا ہے کہ یہ اس کا ادنیٰ نقصان ہے۔'' علامہ وھبۃ الزحیلی نشہ آور اشیاء کے نقصانات اورحکم شرعی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔والحکم الشرعی للمخدرات انها حرام فی غیر حال التداوی للضرورة او الحاجة ۔وحرمتها کالمسکرات التی جاءت النصوص التشریعیة فی القرآن والسنة النبویة بتحریمها تحریما قطعیا۔ان المخدارت تؤدی الیٰ اضرار جسیمة کثیرة کما تقدم ،قد یفوق ضررها ضررالمسکرات ،لا نها تفسد اخلاق المجتمع وتضر الأمة فی اقتصادها وأعمالها ضرر أبلیغا ،وتفسد العقل وتصد عن ذکر الله وعن الصلوٰة ،ففیها ضرر عقلی وبدنی ودینی واخلاقی ،وکل ما هوضار فی نتائجه او ذاته وعینه فهو حرام ،والمضرات من اشهر المحرمات ، رویٰ الامام احمدؒ فی مسنده وابو داؤد فی سننه عن ام سلمہؓ قالت نهی رسوالله ﷺ عن کل مسکر ومفتر :والمفتر کل ما یورث الفتور وارتخاء الاعضاء وتخدیر الاطراف ،قال ابن حجرؒ وهذا الحدیث فیه دلیل علی 'تحریم الحشیش بخصوصه،فانها تسکر وتخدر وتفتر ،وفی حدیث عند ابی داؤد عن ابن عباسؓ کل مخمرو کل مسکر حرام،والمخمر ما یغطی العقل (الفقه الاسلامی وادلته ،ج ۷،ص ۱۳)وأید ابن القیمؒ استاذه ابن تیمیه فی ذلك کله،وقال فی زادالمعاد ان الخمر یدخل فیها کل مسکر:مائعا کان او جامدا ،عصیرا او مطبوخا ،فید خل فیها لقمة الفسق والفجور،الحشیشة لان هذا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کلہ خمر بنص رسول اللہ ﷺ : الصحیح الصریح الذی لا مطعن فی سند ہ ولا اجمال فی متنہ ۔وقال الصنعانی فی سبیل السلام :انہ یحرم ما اسکرمن ای شئی وان لم یکن مشروبا کالحشیشۃ،وقال بعض علماء الحنفیۃ :ان من قال بحل الحشیشۃ زندیق مبتدِع :(الفقہ الاسلامی وادلتہ ،ج ۷،ص ۵۵۱۵) دوسری تمہیدی بات یہ سمجھ لیں کہ شریعت اسلامی نے حکومت وقت کو یہ اختیار دیا ہے۔کہ وہ کسی چیز یا کام پر پابندی عائد کرسکتی ہے۔جو بذات خود جائز ہو لیکن وہ کسی اجتماعی یا عمومی برائی کا سبب بنتا ہو۔مثلاً فقہاء کرام نے لکھا ہے۔کہ اگر کسی جگہ ہیضہ کی بیماری پھوٹ رہی ہو تو حکومت وقت کو اختیار ہے۔کہ خربوز کی خرید و فروخت،جو بذات خود جائز ہے،پر پابندی عائد کریں(بحوالہ اسلام اور جدید معیشت وتجارت)اور اس صورت حال میں عوام پر سرکاری حکم کی تعمیل واجب ہے۔اور اس سرکاری حکم کی خلاف ورزی ناجائز ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔یا ایھا الذین آمنوا اطیعو اللہ واطیعوالرسول واولی الا مر منکم۔(القرآن سورۃ النساء آیت ۵۹ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہے۔’’حاکم اسلام،بادشاہ یا اس صوبہ دار یا قاضی یا سردار لشکر اور جو کوئی کسی کام پر مقرر ہو ان کے حکم کا ماننا ضروری ہے۔جب تک کہ وہ خدا اور رسول کے خلاف حکم نہ دیں،اگر خدا اور رسول کے حکم کے صریح خلاف کرے تو حکم کو ہرگز نہ مان‘‘۔(تفسیر عثمانی ص ۱۱۴)مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے آیت مذکورہ کی تشریح کچھ یوں بیان کی ہے۔’’آیت مذکورہ میں اولوالامر کی اطاعت سے علماء اور حکام دونوں کی اطاعت مراد ہے،اس لئے آیت کی رو سے فقہی تحقیقات میں فقہاء کی کی اطاعت اور انتظامی امور میں حکام کی اطاعت واجب ہوگی‘‘۔(معارف القرآن ج ۲ص ۴۵۲)اگر کوئی شخص مذکورہ حکومتی پابندی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔تو حکومت وقت کو اس کے تادیبی کاروائی کی اجازت ہے۔اور سزا کا دار و مدار حکومت کی صوابدید پر ہے۔کیونکہ یہ شخص ذاتی مفاد کی خاطر میں فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔اور فساد پھیلانے والوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔’’انما جزاء الذین محاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الا رض فسا داًان یقتلوا اویصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف اور ینفو من الأرض ‘‘الأیۃ۔(سورۃ المائدہ ۳۳)مذکورہ آیت کی تشریح شیخ الاسلام علامہ احمد عثمانیؒ کچھ یوں کرتے ہیں۔یعنی بدامنی کرنے کو اکثر مفسرین نے اس جگہ راہزنی اور ڈکیتی مراد لی ہے۔مگر الفاظ کو عموم پر رکھا جائے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنا یا زمین میں فساد اور بدامنی پھیلانا یہ دولفظ ایسے ہے۔جن میں کفار کے حملے اور ارتداد کا فتنہ،راہزنی،ڈکیتی ناحق قتل ونہب مجرمانہ سازشیں اور مغویانہ پروپیگنڈے سب داخل ہوسکتی ہیں۔اور ان میں سے ہر جرم ایسا ہے،جس کا ارتکاب کرنے والا ان چار سزاؤں میں سے جو آیت میں مذکور ہے۔کسی نہ کسی آیت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔(تفسیر عثمانی سورۃ المائدۃ آیت ۳۳) علامہ وھبۃ زحیلی الفقہ الاسلامی وادلتہ میں نشہ آور اشیاء کی پیداوار پر حکومتی پابندی کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔ کذلک لولی الامر منع الناس من زراعۃ المخدرات ،وزراعۃ الأشیاء لا تحتاج الیھا الامۃ او تحتاج الی غیرھا ،(الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۴ص ۲۸۶۹ مکتبہ دارالفکر بیروت)مذکورہ تمہیدات کے بعد اب اصل سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔مذکورہ اشیاء کے نفس جواز وعدم جواز سے قطع نظر،ان کی برائیوں اور نقصانوں کو دیکھتے ہوئے حکومت وقت نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کی کاشت، کاروبار، ترسیل، ذخیرہ اندوزی وغیرہ پر پابندی عائد کی ہے۔ یہ پابندی کسی حکم شرعی کا معارض بھی نہیں اور اس میں عمومی اور اجتماعی فوائد کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ لہٰذا اس حکومتی پابندی کی تعمیل عوام پر واجب ہے۔ لہٰذا مذکورہ اشیاء کی کاشت، کاروبار، ترسیل اور ذخیرہ اندوزی وغیرہ ہرگز جائز نہیں، جو شخص اس حکومتی حکم کا خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا جائے تو حکومت وقت کو اس کیخلاف تادیبی کاروائی کا اختیار حاصل ہے اور مذکورہ جرم میں پکڑے گئے لوگوں کو سزا دینا حکومت کو مفوض ہے۔ حکومتی پابندی سے اگر صرف نظر کیا جائے تو بھی مذکورہ اشیاء مذکورہ اغراض کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں کیونکہ ان اشیاء کے استعمال سے عقل زائل ہو جاتی ہے، بدن میں سستی اور بوجھل پن پیدا ہوتا ہے، اور حدیث نبوی ﷺ میں ایسی چیز کے استعمال سے ممانعت آئی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، "نھی رسول اللّٰہ عن کل مسکر و مفتر" (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۳ مکتبہ رحمانیہ لاہور) یعنی نبی ﷺ نے ہر مسکر و مفتر سے منع فرمایا۔ مفتر کی تعریف لغۃ الفقہاء میں کچھ یوں کی گئی ہے،" مایورث استرخاء و تثقالا فی البدن "" یعنی مفتر وہ چیز ہے۔ جو بدن کے اندر سستی اور بوجھل پیدا کرتی ہے۔" مذکورہ بالا حدیث کے ذیل میں حاشیہ ابوداؤد میں المرقاۃ الصعود کے حوالے سے یہ واقعہ مذکور ہے۔ ویحکی ان رجلا من العجم قدم القاھرۃ وطلب دلیلا علی تحریم الحشیشۃ و عقد لذالك محلس حضرہ علماء العصر فاستد ل الحافظ زین الدین العراقی بھذ الحدیث فاعجب الحاضری (المرقاۃ الصعود علی حاشیہ ابوداؤد) (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۳ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ:۔ ایک عجمی شخص قاہرہ آیا بھنگ کے حرام ہونے پر دلیل طلب کی (اس بارے میں) ایک مجلس منعقد کی گئی، جس میں علماء وقت نے شرکت کی تو حافظ زین الدین عراقی نے بھنگ کی حرمت پر مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کر کے تمام حاضرین کو حیران کر دیا۔ وقد سئل نجیم عن بیع الحشیشۃ ھل یجوز؟ فکتب لایجوز۔ فیحمل علیٰ انّ مرادہ بعدم الجواز عدم الحل (قولہ) عدم ای لقیام المعصیۃ بعینھا (شامی کتاب الاشربہ ج ۱۰ ص ۴۱ طبع جدید) (وفیہ ایضا) (ویحرم أکل البنج والحشیشۃ والافیون)" اقول ھذا غیر الظاھر لان ما یخل العقل لا یجوز ایضا، ومن صرح بحرمتہ اراد بہ القدر المسکر منہ یدل علیہ ما فی غایۃ البیان عن شرح الشیخ الاسلام، والحاصل ان الاستعمال الکثیر المسکر منہ حرام مطلقا کما یدل علیہ کلام الغایۃ واما القلیل: فان کان للھو حرم، وان سکر منہ یقع طلاقہ لان المبدأ استعمالہ کان محظورا، وان کان للتداوی وحصل منہ اسکارہ فلا، فاغتنم ھذا التحریر المفرد" (شامی ج ۱۰ ص ۴۷ طبع جدید رشیدیہ) (ونقل عن الجامع وغیرہ ان من قال بحل البنج والحشیشۃ فھو زندیق مبتدع، بل قال نجم الدین الزاھدی: انہ یکفر ویباح قتلہ) قال فی البحر: وقد اتفق علیٰ وقوع طلاقہ: ای اکل الحشیش فتویٰ مشائخ المذھبین الشافعیۃ والحنفیۃ لفتواھم بحرمتہ وتادیب باعتہ حتیٰ قالو من قال بحلہ فھو زندیق، (شامی ج ۱۰ س ۴۷) بحر الرائق ج ۳ ص ۱۳۲ کتاب الطلاق مطبوعہ جدید رشیدیہ) (ومن ذھب عقلہ بالبنج) ھدایہ۔ قلت قال فی البیان الخ لکن مخدر، مفتر، مکسل۔ وفیہ اوصاف ذیمہ فکذالك وقع اجماع المتاخرینؒ علیٰ تحریم اکلہ، (البنایہ للعینی ج ۱۲ ص ۳۷۰ مکتبہ العلمیہ بیروت)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ وھبۃ زحیلی لکھتے ہیں: یحرم کل ما یزیل لعقل من غیر الا شربۃ المائعۃ کا لبنج و الحشیشۃ و الا فیون ،لما فیھا من ضرر محقق ،ولا ضرار فی الا سلام ،ولکن لا حد فیھا لا نھا لیست فیھا لذۃ ولا طرب ،ولا یدعو قلیلھا الی، کثیرھا،وانما فیھا التعزیر لضررزھا ،ولما رواہ ابو داؤد عن ام سلمۃؓ قالت:نھی رسول اللہ ﷺ عن کل مسکر و مفتر، ویحل القلیل النا فع من البنج و سائر المخدرات للتداوی و نحوہ ،لان حرمتہ لیست لعینہ ،وانما لضررہ۔ (الفقہ الا سلامی ج ۷،ص ۵۵۰۵ دیکھئے ۵۵۱۰) ترجمہ: بہنے والی چیزوں کے علاوہ ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرتی ہو جیسے بھنگ ، چرس ،افیون ،وہ حرام ہے۔کیونکہ ان میں نقصان پایا جاتا ہے۔جبکہ اسلام میں ایک دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا حرام ہے ،تاہم ان چیزوں کے کھانے میں حد نہیں ہے، کیونکہ ان میں نہ لذت ہے۔اور نہ ہی خوشی ہے،اور نہ ان چیزوں میں سے کمی و زیادتی کا متقاضی ہے۔ بلکہ ان کے نقصان کی وجہ سے ان میں تعزیر اور زجر ہے۔کیونکہ ابوداؤد شریف میں حضرت ام سلمہ فرماتی ہے۔کہ آپ ﷺ نے ہر اس چیز سے جو نشہ آور اور عقل کو زائل کرنے والی ہو منع فرمایا ہے۔اور بھنگ اور سارے نشہ آور مواد میں سے کم مقدار میں، جو فائدہ مند ہوں ،وہ بطور دوا استعمال کرنا حلال ہیں۔کیونکہ یہ چیزیں بعینھا حرام نہیں بلکہ اپنے ضرر کیوجہ سے حرام ہیں۔(وفی مجموعۃ الفتاویٰ لابن تیمیہ) ۔وقول النبی ﷺ کل المسکر خمر و کل خمر حرام یتناول ما یسکر ولا فرق بین ان یکون المسکر ماکولا او مشروبا او جامدا اوما ئعا فلو اصطبغ کا الخمر کان حراما ولو اماع الحشیشۃ و شربھا کان حراما ونبینا ﷺ بعث بجوامع الکلم فاذاقال کلمۃ جامعۃ کانت عامۃ فی کل ما ید خل فی لفظھا و معناھا سواء کانت الا عیان موجو دۃ فی زمانہ او مکانہ اولم تکن (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱۷ص ۱۳۰ ادارالوفاء بیروت) (ترجمہ) نبی کریم ﷺ کا قول کل مسکر خمر و کل خمر حرام ہر نشہ پیدا کرنے والی چیزوں کو شامل ہے۔اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ نشہ آور چیز چاہے کھانے والی ہو یا پینے والی ،ٹھوس ہو یا مائع ، اگر یہ شراب کی طرح پکایا گیا ہو تو یہ حرام ہے۔اگر کسی حشیش (بھنگ) کو مائع (ہلکا) کر کے پیا تو ایسا کرنا بھی حرام ہے۔اور ہمارے نبی کریم ﷺ جوامع الکلم کے ساتھ بھیجے گئے ہیں،اور جب کہا جائے کہ یہ کلمہ جامعہ ہے تو یہ ہر ایسا چیز کو شامل ہوگا ،جس کو اس کلمہ کا لفظاً یا معنیً شامل ہے چاہے وہ چیز اس زمانے اور مکان میں موجود ہو یا نہ ہو ،"وھذہ الحشیشۃ فان کان اول ما بلغنا انھا ظھرت بین المسلمین فی اوا خرالما ئۃ السادسۃ واوائل لسا بعۃ حیث ظھرت دولۃ التتار،و کان ظھوو ھا مع ظھور سیف جنکسخان (چنگیز خان)لما اظھر الناس ما نھا ھم اللہ ورسولہ عنہ من الذنوب سلط اللہ علیھم العدو،و کانت ھذہ الحشیشۃ الملعو نۃ من اعظم المنکرات،وھی شرمن الشراب المسکر من بعض الو جوہ، والمسکر شر منھا من وجہ آخر ،فانھا مع انھا تسکر آکلھا حتیٰ یبقی مصطولا تورث التخنیث والدیوثۃ ،وتفسد المزاج ، فتجعل الکبیر کا لسفنجتہ وتو جب کثرۃ الا کل ،وتورث الجنون ،و کثیر من الناس صار مجنوناً بسبب أکْلھا۔" (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱۷ص ۱۳۰ ادارالوفاء بیروت) (ترجمہ) ہماری معلومات کے مطابق حشیش کا ظہور مسلمانوں میں چھٹی صدی کے آخر اور ساتویں صدی کے اول میں اس وقت ہوا جب تا تاریوں کی حکومت کا ظہور ہوا اور اس کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظہور چنگیز خان کی تلوار کے ساتھ اس وقت ہوا جب لوگ کھلم کھلا وہ گناہ کرنے لگے جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع فرمایا ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دشمن کو مسلط کر دیا اور ان منکرات میں سب سے بڑا منکر یہی ملعون حشیش تھا۔بعض وجوہات کی بناء پر یہ نشہ آور شراب سے بھی بدتر ہے۔اور ان میں سے جو نشہ آور ہے۔وہ تو اور بھی بدتر ہے۔کیونکہ یہ اس کے کھانے والے میں مستی لاتے، یہاں تک کہ وہ مدہوش ہوجاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ہجڑا پن اور دیوثت (بے غیرتی) بھی پیدا کرتا ہے، مزاج کو بگاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ بڑے آدمی کو بھی (سفنجہ) جیسا بنا دیتا ہے۔زیادہ کھانے کا سبب بنتا ہے۔پاگل پن پیدا کرتا ہے۔اور بہت سے لوگ اس کھانے کی وجہ سے مجنون ہوگئے ہیں۔(وفیہ ایضاً)" ومن الناس من يقول :انها تغير العقل فلا تسكر كا لبنبج ،وليس كذالك بل تورث نشوة ولـذة وطربا كـا الـخمر وهذا هو الداعي الى تنا ولها ،وقليلها يدعو الى كثير ها كا الشراب المسكر،والمعتا د لها يصعب عليه فطا مه عنها اكثر من الخمر فضر رها من بعض الوجو د اعظم من الخمر ولهذا قال الفقهاء:انه يجب فيها الـحد ،كما يجب فى الخمر"۔ (مجموعۃ لفتاوٰی ج ۱۷ص ۱۳۰ دارالوفاء بیروت) بعض لوگ کہتے ہیں۔یہ بھنگ کی طرح عقل کو متغیر کرتا ہے نشہ نہیں لاتا، (علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں۔) کہ ایسا نہیں بلکہ یہ شراب کی طرح مستی، لذت اور وجد پیدا کرتا ہے۔اور یہی اس کے کھانے کا سبب ہے۔شراب کی طرح اس کی تھوڑی مقدار کھانا بڑی مقدار میں کھانے کا باعث بنتا ہے، اور اس کے کھانے کے عادی شخص سے اس کی عادت چھڑانا شراب پینے والے کے مقابلے میں مشکل ہے۔تو بعض وجوہات کی بناء پر اس کے نقصانات شراب سے زیادہ ہیں اس لئے فقہاء نے فرمایا ہے۔اس میں شراب کی طرح حد واجب ہے۔" علامہ وھبۃ الزحیلی اپنی کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ میں لکھتے ہیں۔يحرم كل ما يزيل العقل من غير الا شر بة المائعة كا لبنج والحشيشة والا فيون ،لما فيها من ضرر محقق ،ولا ضرر ولا ضرار فى الا سلا م ،ولكن لا حد فيها لا نها ليست فيها لذة ولا طرب ،ولا يدعو قليلها الى ،كثير ها ،وانـمـا فيها التعزير لضررها ،ولما رواه ابو داؤد عن ام سلمةؓ قالت :نهى رسول لله عن كل مسكر ومفتر۔ويحل القليل النافع من البنج وسائر المخدرات للتداوى ونحوه، لان حرمته ليست لعينه ، وانما لضرره ۔(الفقہ الاسلامی ج ۷،ص ۵۵۰۵ دیکھئے ۵۵۱۰) ترجمہ: ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرتی ہو جیسے بنگ، چرس، افیون، وہ حرام ہے۔سوا ان چیزوں کے جو بہنے والی ہوں کیونکہ ان میں نقصان پایا جاتا ہے۔حالانکہ اسلام میں ایک دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا حرام ہے، تاہم ان چیزوں میں حد (سزا) نہیں ہے۔کیونکہ ان میں نہ لذۃ ہے اور نہ ہی خوشی، اور نہ ان چیزوں کا تھوڑی مقدار میں کھانا زیادہ کھانے کا متقاضی ہے۔بلکہ ان کے نقصان کیوجہ سے ان میں تعزیر اور زجر ہے کیونکہ ابوداؤد شریف میں حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ نے ہر اس چیز سے، جو نشہ آور اور عقل کو زائل کرنے والی ہو، منع فرمایا ہے۔اور بھنگ اور سارے نشہ آور اشیاء میں سے جو فائدمند ہوں۔کم مقدار میں بطور علاج دوا میں استعمال کرنا حلال ہیں۔کیونکہ یہ چیزیں بعینھا حرام نہیں بلکہ اپنے ضرر کیوجہ سے حرام ہیں۔علامہ وھبۃ الزحیلی اپنی کتاب (الفقہ الاسلامی وادلتہ میں نشہ آور چیزوں کے تین بڑے نقصانات (ضرر شخصی، ضرر عائلی اور ضرر عام) بیان کرتے ہوئے لکھتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔"واما لضرر الشخصی ،فھو التأثیر الفادح فی الجسد والعقل معا، لما فی المسکر والمخدر من تخریب، وتدمیر الصحة والاعصاب و العقل والفکر ومختلف اعضاء جھاز الھضم وغیر ذلك"۔(الفقہ الاسلامی ج۷،ص۵۵۱۱)ترجمہ:ضرر شخصی اس ضرر کو کہتے ہیں کہ بدن اور عقل دونوں میں اثر کرے کیونکہ عقل زائل کرنے والی نشہ آور چیز صحت،اعصاب،عقل وفکر اور ہاضمہ کا پورا نظام خراب اور مفلوج کردیتی ہے۔"واما الضرر العائلی ،فھو مایلحق بالزوجة والاولا دمن اساءات ، فیقلب البیت جحیما لا یطاق من جراء التواترات العصبیته والھیاج والسب والشتم وتر داد عبارات الطلاق والحرام" ۔(الفقہ الاسلامی)(دوئم خاندانی ضرر)یہ وہ ضرر ہے جو بیوی اور اولاد میں مؤثر ہے۔یہاں تک کے گھر کا پورا نظام درہم برہم ہوکر آخر طلاق اور حرام تک نوبت آجاتی ہے وغیرہ۔"واما الضرر العام فھو واضح فی اتلاف اموال طائلة من غیر مردود نفعی وفی تعطیل المصالح والاعمال، والتقصیر فی اداء الواجبات ،والاخلال بالامانات العامة ۔ ھذا فضلاعما یؤدی الیه السکر او التخدیر من ارتکاب الجرائم علیٰ الاشخاص والاموال والأعراض ،بل ان ضرر المخدرات اشد من ضرر المسکرات،لأن لمخدرات تفسد القیم الخلیقیته" (الفقہ الاسلامی ج۷،ص۵۵۱۲)(تیسرا ضرر عام)یہ وہ ضرر ہے۔کہ بلاشک وتردد معاشی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے۔اور واجبات کی ادائیگی میں نقصان دہ اور امانت ادا کرنے میں مخل بنتا ہے۔یہ تو مذکورہ بالا نقصانات کے علاوہ نقصانات ہیں بلکہ نشہ آور چیزوں کا ضرر عقل کو زائل کرنے والی چیزوں سے سخت یا بالاتر ہے، جیسے شراب وغیرہ میں ہے۔) کیونکہ نشہ آور چیزیں انسانیت کو ختم کردیتی ہیں۔چونکہ ان چیزوں کا کھانا حدیث کی رو سے ناجائز ہے لہٰذا ان کی خرید وفروخت بھی ناجائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "ان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شئی حرم علیھم ثمنه"یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کردیتا ہے۔تو اس قوم پر اس چیز کی قیمت بھی حرام کردیتا ہے۔"علامہ وھبۃ زحیلی" نشہ آور اشیاء کے فسادات اور تجارت کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔والخلاصة:۔ان جمیع المخدرات الحادثة من قرون بعد القرون الستة الاولیٰ حرام کالخمر ،لمخامرتھا العقل وتغطیتھا ایاہ وفیھا مفاسد النمر ومضارہ ،وتزید علیھا ،فھی اکثر ضررا واکبر فساد امن الخمر ،لانھا تضرر الأمة ضرر ابلیغا افراداو جماعات ما دیا و صحیا وادبیا ،ولا شك بان الشریعة الاسلامیة تحرم المفاسد والمفاروتجیز مافیه مصالح حقیقیةاوراجعه ،واما ما یزعمونه من مصالح ومنافع فھی وھمیة خادعة"۔(۱)ان الاتجار بالمخدرات یبعا وشراء وتھریبا وتسویقا امر حرام کحرمة تناول المخدرات،لان الوسائل فی الشریعة تاخذ حکم المقاصد ،ویجب سد الذرائع الی المحرمات وتعاطیھا ،فیکون الثمن حراما ،والمال سحتا والعمل ضلالا ،والاتجاربھا اعانة علیٰ المعصیة ،والبیع باطل ،قال اللہ تعاونوا علیٰ البر والتقویٰ ولاتعاونو علیٰ الأثم والعدوان۔(المائدہ) (الفقہ الاسلامی،ج۷ص۵۵۱۷) ان الارباح التی یستفید منھا التجار والمتعاملون فی المخدرات کلھا سحت وحرام (الفقہ الاسلامی ج۷،ص۵۵۱۸)(۱)ترجمہ:۔نشہ آور چیزوں کی خرید وفروحت،تجارت،اسمگلنگ وغیرہ ایسا حرام ہے۔جیسا کہ ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چیزوں کا کھانا، کیونکہ شریعت میں اسباب ووسائل مقاصد کا حکم رکھتے ہیں۔ اور وہ ذرائع واسباب جو محرکات تک پہنچتے ہوں جس طریقے سے بھی ہو ان کا روکنا واجب ہے۔ کیونکہ تاجر بسا اوقات نشہ آور چیزوں کے لینے دینے میں تساہل سے کام لیتا ہے تو وہ قیمت بھی حرام ہے اور مال بھی حرام اور کام کرنا گمراہی ہے۔ اور اس کی تجارت کرنا گناہ پر مدد کرنا ہے۔ اور سودا اس کا باطل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں مدد کرو اور گناہ کے کاموں پر مددمت کرو۔ خلاصہ کلام یہ کہ سوال میں مذکورہ اشیاء کی کاشت کاری، خرید وفروخت اور ان اشیاء کا کاروبار کرنے والوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون و مدد کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''وتعاونوا علی البر و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر۲) آیت مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ساری دنیا کا نظام باہمی تعلق پر قائم ہے۔ لیکن اس تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے کہ اگر جرائم، چوری، ڈاکہ قتل غارتگری وغیرہ کے لئے یہ باہمی تعاون ہونے لگے۔ چور اور ڈاکوؤں کی بڑی بڑی اور منظم قوی جماعتیں بن جائیں تو یہی تعاون، تناصر اس عالم کے سارے نظام کو درہم برہم بھی کرسکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ باہمی تعاون ایک دودھاری تلوار ہے جو اپنے اوپر بھی چل سکتی ہے۔ اور نظام عالم برباد بھی کرسکتی ہے۔ اور یہ عالم چونکہ خیر وشر اور اچھے برے، نیک کا ایک مرکب معجون ہے۔ اس لئے اس میں ایسا ہونا کچھ بعید بھی نہ تھا۔ کہ جرائم اور قتل، غارت یا نقصان رسانی کے لئے باہمی تعاون کی قوت استعمال کرنے لگیں۔ اور یہ صرف احتمال نہیں بلکہ واقعہ بن کر دنیا کے سامنے آگیا۔ تو اس کے ردعمل کے طور پر عقلائے دنیا نے اپنے تحفظ کے لئے مختلف نظریوں پر خاص خاص جماعتوں یا قوموں کی بنیاد ڈالی۔ کہ ایک جماعت یا ایک قوم کے خلاف جب کوئی دوسری جماعت یا قوم حملہ آور ہو تو یہ سب کے مقابلہ میں باہمی تعاون کی قوت کو استعمال کر کے مدافعت کرسکیں۔ (معارف القران ج۳ص۲۲)

خصوصاً موجودہ دور میں منشیات فروشی کی کاشت کاری اور خرید وفروخت جس عروج پر ہے بحیثیت مسلمان وانسان ہر فرد مملکت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کالے دھندے کی قلع قمع کرنے کی حتیٰ الوسع کوشش کریں تا کہ ہم سب اجڑے ہوئے گھرانوں کے مداویٰ بن سکیں اور روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہوں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ حمد اللہ چمن

دار الافتاء ربانیہ، جی۔او۔آر۔کالونی، کوئٹہ

۱۴۲۶/۹ھ بمطابق منگل ۱۹ اپریل ۲۰۰۵ء

الجواب صحیح

محمد روزی خان

رئیس دار الافتاء ربانیہ جی۔او۔آر۔کالونی

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو ایسا محسوس کرتا ہے جیسا کوئی شخص پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اس سے ڈر رہا ہو کہ یہ پہاڑ مجھ پر گر جائیگا اور جب فاجر کوئی گناہ کرتا ہے تو ایسا آن محسوس کرتا ہے جیسا کہ مکھی ناک پر بیٹھ گئی اور اسکو ہاتھ سے اُڑا دیا۔ (مشکوۃ ص۲۰۶ بروایت بخاری)

© rasailojaraid.com